

پیش لفظ

ترجم کسی بھی زبان و ادب کی آبیاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تراجم کی روایت سے دوسرے ملکوں کی زبان و ثقافت سے آشنائی ہوئی ہے۔ تراجم کا آغاز تو مذہبی ضروریات کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ ادب اور فنونِ لطیفہ کے شاہکار بھی ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ترجمے کے عمل کی بدولت زبانیں ارتقا کی سفر طے کرتی نظر آتی ہیں۔

بی۔ ایں آنرز اور ایم۔ فل میں ترجمے کا پیپر پڑھا تو ترجموں کو پڑھنے کا شوق بھی بڑھا۔ اس شوق کو پروان چڑھانے کے لیے میں نے ایم۔ فل کے مقامے کا موضوع بھی تراجم کے حوالے سے لینا چاہا۔ میرے مقالہ کی نگران نے میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے مجھے ”لاہور کے نمائندہ ادبی مترجم بحوالہ فلشن ۱۹۷۲ء کے بعد“ پر کام کرنے کی تجویز دی جسے میں نے بخوبی قبول کر لیا۔

لاہور کے نمائندہ مترجمین سے مراد وہ مترجم ہیں جو ۱۹۷۲ء کے بعد کسی نہ کسی طرح لاہور میں مقیم رہے اور انہوں نے اس دوران ادبی فن پاروں کے ترجمے کیے۔ اس مقامے کی تقسیم بندی ۱۲ ابواب میں کی گئی ہے۔ پہلا باب ”ترجمہ فن اور روایت“ ہے۔ اس باب میں ترجمے کی روایت کو تفصیل کے ساتھ قلم بند کیا گیا ہے اور ترجمے کی ضرورت و اہمیت، مسائل اور فن پر بھی بحث کی گئی ہے۔

مقالے کے باقی گیارہ ابواب میں مقامے میں شامل نمائندہ مترجمین اور ان کے فن پاروں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ ان مترجمین کے نام زمانی اعتبار سے اشFAQ احمد، انتظار حسین، الطاف فاطمہ، شاہد حمید، اکرام اللہ، مسعود انشعر، احمد مشتاق، محمد سلیم الرحمن، انیس ناگی، مرتضی حامد بیگ اور عاصم بٹ کے نام شامل ہیں۔ ان مترجمین کے ترجمہ شدہ فن پاروں کا علیحدہ علیحدہ باب میں تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

مقالے کے آخر میں محکمہ پیش کیا گیا ہے جس میں مقامے کے تمام ابواب کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور دوران تحقیق پیش آنے والے مسائل کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ تجاذب و آراء کو بھی قلم بند کیا گیا ہے۔ اپنے اس مقامے کی تکمیل پر میں سب سے پہلے رب تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ جس نے مجھے بہت دی